مولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

خطاء بھول اُور جبر پرآخرت میں گرفت نہیں ہے
اِس اُمت کی خصوصیت اَمر بالمعروف نہی عن المنکر ، اِس کے تارک کی نیکی نیکی نہیں ہے
خاتمہ کے وقت کی حالت معتبر ہوتی ہے

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 67 سائیڈ A 1987 - 03 - 29)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِی الْخَطَأَ وَالنِّسْیَانَ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر اُس کی بلا اِرادہ غلطیاں اُور جو غلطیاں بھول کر ہوتی ہیں وہ وَمَا اسْتُکْرِھُوْا عَلَیْہِ[1] اُور جس چیز پر اُن کو مجبور کر کے کرالیا جائے اُور وہ کام شرعًا منع ہو تو گناہ نہیں لکھا جائے گا یہ سب چیزیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری اُمت پر سے اُٹھادی ہیں۔

قرآنِ پاک میں آتا ہے اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَقَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ اگر کسی آدمی پر جبر کیا جارہا ہے اُور اُس سے کوئی ناجائز کام کرایا جارہا ہے ناجائز کلمات کہلائے جارہے ہیں تو اَگر اُس کا دِل اِیمان پر قائم ہے تو کوئی حرج نہیں اللہ تعالیٰ نے اُس کو معاف فرمایا ہے۔ اِس میں یہ بھی بحث آتی ہے کہ اَگر کوئی کفریہ

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۴

کام کرنا پڑ جائے جان بچانے کے لیے تو کیا وہ اللہ کے یہاں معاف ہو جائے گا اَور کیا وہ کام کرکے جان بچانی ضروری ہے یا اِنکار کر کے اپنی جان دیدے تو اِس میں یہ گنجائش نکالی گئی ہے کہ اپنی جان بچانے کے لیے ایسی بات کہہ سکتا ہے ایسا کام کرسکتا ہے اَگر یہ شرط پائی جارہی ہو کہ قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ دِل میں اُس کے اِیمان ہی ہے۔

آقائے نامدار ﷺ کی اُمت بہت بعد تک چلنے والی ہے قیامت تک، تو اُس میں حالات مختلف آسکتے ہیں ایسے حالات آجاتے ہیں کہ اِنسان جان بچانے کے لیے ایسے کاموں پر مجبور ہو جاتا ہے تو اُن تمام چیزوں کے لیے جو آگے تک پیش آسکتی ہیں اُصول قواعد بتادِیے گئے کہ یہ قاعدے ہیں علماء نے اُس پر مزید محنت کی اَور اُنہوں نے یہ تمام چیزیں تفصیل سے بیان فرمادیں۔

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ساری اُمتوں میں تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی یہاں تک تو یہی ہے اِس میں یہ بھی ہے اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّةً تم سے پہلے اُنہتر اُمتیں اَور گزری ہیں تم سترویں اُمت ہو اَنْتُمْ خَیْرُھَا وَاَکْرَمُھَا عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی [۱] اُن سب اُمتوں میں تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں تم اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ لائق اِکرام قرار دِیے گئے ہو۔

اِس اُمت کی خوبی، اَچھائی کا حکم دینا برائی سے روکنا :

قرآنِ پاک کی اِس آیت میں یہ آتا ہے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ تمہارے اَندر یہ خوبی ہوگی کہ اَچھائی پھیلاتے رہو گے بُرائی سے روکتے رہو گے یہ اَمر بالمعروف اچھائی کا حکم دینا یہ فرض ہے اَور کس طرح کہے وہ طریقہ بہترین ہونا چاہیے فرمایا اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ حکمت کے ساتھ مؤثر اَنداز میں وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ اچھی طرح وعظ، بہتر اَنداز میں وعظ، اِس طریقے پر ہو اَمر بالمعروف۔ اَمر بالمعروف میں بھی لڑائی ہو جاتی ہے یہ بھی مشکل کام ہے۔

اَمر بالمعروف کا فائدہ :

دُوسری بات یہ ہے کہ اَمر بالمعروف کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بہت سی جگہیں ایسی ملیں گی آپ

---

[۱] مشکوٰۃ شریف ص ۵۸۴

کو بہت سے آدمی ایسے ملیں گے ماحول ایسے ملیں گے کہ جب آپ اپنی بات کہیں گے تو توقع یہ ہوگی کہ وہ نہیں سُنیں گے لیکن نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ سن لیں گے اَور وہ خوش ہوں گے وہ کہیں گے کہ ہمیں بتانے والے نے کبھی بتایا ہی نہیں ہے اُن میں آپ یہ طلب پائیں گے بظاہر یہ نظر آئے گا کہ اِن میں سے ایک آدمی بھی ایسا نہیں ہے جو حق کی راہ اِختیار کر سکے جو صحیح بات سمجھ سکے لیکن آپ جب بات کریں گے تو نتیجہ یہ نہیں نکلے گا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اُن میں سچ مُچ ماننے والے نکل آئیں گے۔

یہ اِس اُمت ہی کی خصوصیت ہے پچھلی اُمتوں میں یہ نہیں رہا معاملہ ساری کی ساری اُمتیں خراب ہو گئیں اِس اُمت میں کیونکہ نبی آنا نہیں تو (اِن کی جگہ) علماء رہے اَور اُن کی زبان میں وہ اَثر رہا اَور اُمت میں یہ صلاحیت رہی کہ وہ قبول کرتی رہے تو آج تک نیکیاں بلا کسی حکومت کے اِرادے کے چلی آرہی ہیں۔ اَفراد میں نیکیاں ملتی ہیں ماحول میں نیکیاں ملتی ہیں دونوں طرح سے نیکیاں ہیں۔

نہی عن المنکر بہت مشکل کام ہے :

اِس سے زیادہ سخت چیز جو ہے وہ نہی عن المنکر ہے بُرائی سے روکنا اَب برائی سے روکنے میں دُوسرا آدمی بُرا مان جاتا ہے کوئی غلطی کرے اُس کو آپ بتلائیں وہ بُرا مانے گا یہ اِنسان کی فطرت ہے تو اُس کو بہتر اَنداز میں بتلانا چاہیے اُس کو اَلگ لے جا کر سمجھا دینا چاہیے غلطی پر متنبہ کر دینا چاہیے اِس کے بھی آداب بتا دِیے گئے۔

اِس کی آخری حد :

اَور اِس کا بھی ماحول بتایا گیا ہے یعنی علمائے کرام کہتے ہیں کہ اَگر کسی جگہ ایک اَور دس کا تناسب ہو یعنی ایک ٹھیک ہے دَس خراب ہیں تو اَمر بالمعروف نہی عن المنکر زبان سے یا ہاتھ سے اُس کے ذمہ نہیں رہتی اُس جگہ دِل سے اُس بُرائی کو بُرا سمجھنا بس یہ کافی ہے۔

دلیل :

کیونکہ قرآنِ پاک میں آیا ہے جہاد کے بارے میں کہ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ پہلے یہ حکم تھا کہ ایک جو ہے وہ دس کے مقابلے میں پیچھے نہ ہٹے بلکہ لڑے، بعد میں اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ

عَنْكُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا سے یہ واضح ہوگیا کہ تم میں کمزوری ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے اُوپر اَب تخفیف فرمادی، تم میں کمزوری ہے تو اِس پر عمل بہت مشکل ہوتا ہے اَب اِیمان والوں کی بھی کثرت ہوگئی مسلمانوں کی بھی کثرت ہوگئی لٰہذا حکم بدل گیا۔ اَب یہ ہے کہ فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِاْئَتَيْنِ اگر تم سَو ہو جو جم جاؤ تو دوسو پر غالب آجاؤ گے اَور پہلے حکم بڑا سخت تھا دس گُنوں سے مقابلہ۔ اِسی طرح سے اِسی پر قیاس کر کے اُنہوں نے یہ بتلایا کہ اَمر بالمعروف اَور نہی عن المنکر بھی وہاں ہے ضروری کہ جہاں یہ تناسب نہ ہوا گر تناسب وہ ہو گیا جو جہاد کے مسئلے میں آتا ہے تو اللہ نے جہاد میں بھی اُس کی اِجازت دی ہے اَور اُس میں تخفیف کر دی ہے تو اِسی طرح سے اَمر بالمعروف اَور نہی عن المنکر میں بھی ہوگی کہ یہ رعایت دی جائے گی۔

اَب وہ آدمی گناہگار ہے یا نہیں؟ تو اللہ تعالیٰ کے یہاں ایک قاعدہ ہے کہ اَگر کوئی آدمی بُرائی کو بُرائی سمجھتا رہے اَور بُرے کام پر دِل میں کُڑھتا رہے تو بھی عذاب نہیں آئے گا

اِس کا تارک عذاب کا مستحق کب ہوتا ہے :

اَور اَگر یہ حال ہو جائے کہ بُرائی دیکھتا ہو اَور اُسے بُرا نہ لگتا ہو دِل میں نہ کُڑھتا ہو تو پھر وہ بُرائی والوں میں شامل ہو جائے گا چاہے خود نیکیاں ہی کرتا رہتا ہو مگر بُرائی پر اُس کو دِل میں کوئی دُکھ نہیں ہوتا تو یہ نیکی اللہ کے یہاں نیکی نہیں ہے اَور وہ واقعہ میں نے آپ کو سُنایا ہے کہ ایک فرشتے کو حکم ہوا کہ یہ سرزمین تم اُلٹ دو، اُس فرشتے نے عرض کیا کہ اِن میں خداوندِ کریم تیرا فلاں بندہ ہے لَمْ يَعْصِكَ طَرْفَةَ عَيْنٍ اِس نے کبھی نافرمانی تیری پلک جھپکنے کے برابر بھی نہیں کی یعنی ذرا سا وقت بھی نافرمانی میں نہیں گزارا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ یہ زمین اِس سمیت پلٹ دو اَور وجہ یہ اِرشاد فرمائی کہ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِيَّ سَاعَةً قَطُّ [1] اُس نے میرے اَحکام کی نافرمانی اَور معصیت دیکھتے ہوئے کبھی منہ بھی نہیں بنایا یعنی اُس کے دِل میں بھی گرانی نہیں گزری اَور دِل پر جب بار ہوتا ہے تو چہرے پر اَثر اُس کا نمایاں ہوتا ہے تو کبھی اِس نے منہ نہیں چڑھایا بُرائی دیکھ کر۔

اَمر بالمعروف نہی عن المنکر کا اَدب :

اَب یہ اُمت ایسی ہے کہ اِس میں یہ سلسلہ چلتا رہے گا بُرائی سے روکنے والے بھی رہیں گے اَچھائی

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۴۳۹

کا حکم کرنے والے بھی رہیں گے اَچھائی پر عمل کرنے والے اَور بُرائی سے رُکنے والے بھی رہیں گے اَور آگے کو بھی پیدا ہوتے چلے جائیں گے تو اِس لیے آقائے نامدار ﷺ نے ہمیں اَمر بالمعروف اَور نہی عن المنکر کے آداب بتلائے طریقہ بتلایا وہ یہ ہے کہ آپ اُس بُرے آدمی سے نفرت نہیں رکھ سکتے بُرائی سے صرف نفرت ہوگی بُرے آدمی سے نفرت نہیں ہوگی، وہ آدمی جو آج بُرائی کر رہا ہے اَگر وہ توبہ کرلے تو آپ کو وہ اَچھا لگنا چاہیے پھر توبہ کے بعد۔ تو آپ کی جو اُس سے نفرت ہے وہ خدا کے لیے ہوگئی اَور جو محبت ہے وہ بھی خدا کے لیے ہوگئی اُس آدمی سے کوئی نفرت نہیں۔ تو ایک تو یہ پیمانہ ہونا چاہیے اپنا کہ آدمی جب دُوسرے کو بتاتا ہے تو اُس میں اُس کو بُرا سمجھے یا اُس سے نفرت رکھے یہ جائز نہیں ہے، جب نفرت نہیں رکھے گا تب ہی تو اُسے تعلیم دینے کی کوشش بار بار کرتا رہے گا طریقے اِختیار کرتا رہے گا اُسے سمجھانے کے اُس کو صحیح راہ پر لانے کے۔

دُوسرا اَدب :

دُوسرے یہ ہے کہ اپنے آپ کو اُس سے بہتر مت سمجھے کیونکہ یہ کوئی پتا نہیں ہوتا کہ جو آدمی آج نیکی پر نظر آرہا ہے وہ کل بھی رہے گا قائم نیکی پر یا نہیں؟ اَور جو آدمی آج بُرائی کرتا ہوا دِکھائی دے رہا ہے وہ کل کو بُرائی ہی کرے گا یا توبہ کرلے گا یہ کوئی پتا نہیں۔ پھر یہ بھی کوئی پتا نہیں ہے کہ اِن سب تغیرات کے باوجود ٹھیک رہا خراب ہوگیا پھر ٹھیک رہا پھر خراب ہوگیا اَب کیا پتا کہ مرتے وقت پھر ٹھیک ہوجائے تو جو آدمی اَمر بالمعروف نہی عن المنکر کی ذمّہ داری اُٹھائے ہوئے ہے وہ کسی شخص سے ذاتی نفرت نہیں رکھ سکتا اَور اپنے آپ کو اُس سے بہتر بالا اَور بُرا نہیں سمجھ سکتا کیونکہ کوئی پتا نہیں ہے کہ خاتمہ کس آدمی کا کس طرح سے ہوگا۔

اَصل اِعتبار خاتمہ کے وقت کا ہے :

اَور اَصل اِعتبار خاتمہ کا ہے اِنسان نے بُرائی میں زندگی گزاری اَور خاتمہ سے پہلے تائب ہوگیا بس ٹھیک ہے اَور بُرائیاں کتنی بھی کرے کفر سے تو بڑی نہیں ہوتیں۔

ایسے صحابۂ کرام گزرے ہیں جنہوں نے کفر میں زندگی گزاری اَور وفات سے چند منٹ پہلے مسلمان ہوگئے ایک صحابی آئے جہاد ہو رہا تھا اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی پھر اِجازت چاہی جہاد میں شامل ہونے کی کہ میں بھی شامل ہوں اَور دِل چاہتا ہے کہ میں اِسلام قبول کرلوں تو میں جہاد کرلوں ذرا پھر آکر مسلمان ہوجاؤں گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تم لڑائی میں اَبھی شامل نہ ہو پہلے اِسلام قبول کرو پھر

جہاد کرو، اُنہوں نے اِسی طرح کیا مسلمان ہو گئے جہاد میں شامل ہو گئے اَور شہید ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عَمِلَ قَلِيْلًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا ۔ عمل اِس نے تھوڑا سا کیا ہے اَجر اِس کو بہت دیا گیا ہے تو اُس کی ساری معصیتیں جو اُس نے کفر کی حالت میں کی ہوں گی وہ بھی اَور کفر جیسی معصیت بھی سب ختم۔

تو اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی پتا نہیں ہے کسی اِنسان کو کہ جو آخری وقت آئے تو کس حالت میں جانا ہوگا اِس واسطے کوئی آدمی اپنے آپ کو تبلیغ کرتے وقت تلقین کرتے وقت دُوسرے سے اَفضل نہیں سمجھ سکتا یہ دو چیزیں خیال رکھنی ضروری ہیں۔

باقی اُمت ! اُمت کی فضیلت یہ ہے اَنْتُمْ تُتِمُّوْنَ سَبْعِيْنَ اُمَّةً تم سے پہلے بہت اُمتیں گزری ہیں یا ستر پوری یا بہت مراد ہے باقی تم بہترین اُمت ہو اَور تمہاری یہ خصوصیت ہے اَور یہ فضیلت تمہیں حاصل رہے گی کہ تم اَمر بالمعروف بھی کرتے رہو گے نہی عن المنکر بھی کرتے رہو گے اَور تم ہی میں یہ فضیلت جاری رہے گی کہ لوگ قبول بھی کرتے رہیں گے اَور عمل بھی کرتے رہیں گے حکومت توجہ کرے نہ کرے اَفراد کرتے ہیں توجہ اَور اَفراد اپنی پروا کرتے ہیں اَور ٹھیک ہوتے ہیں عمل ٹھیک کرتے ہیں اَور اَفراد تبلیغ کرتے ہیں تعلیم دیتے ہیں دِین سکھاتے ہیں دِین کی حفاظت کرتے ہیں ایک ایک سطر ایک ایک نقطے کی حفاظت کرتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ نے اِس اُمت کو شرف بخشا ہے۔ آقائے نامدار ﷺ نے جیسے فرمایا تھا اِتنا طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی بالکل وہ بات سچی ہے اَور اُسی طرح سے ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِسلام پر اِستقامت دے اَور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا..................